فقہ حنفی کی اُمہات الکتب کا تعارف۔ تحقیقی مطالعہ

(THE PRIMARY SOURCES OF HANFIZ JURISTIC SCHOOL)

Hafiz Khalid Mahmood
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Abstract: This is natural that every school of thought is built on some distinctive opinions & views and in debates and discussions some primary books of each school of thought are referred and cited. Foundation of Hanafi juristic school has been raised on its fundamental books written by eminent ancient jurists. Six famous books of Imam Muhammad that are called Kutub Zahir al-Riwayah are considered basic monographs. The other books includes al-Mabsut by al-Sarkhasi, Bidai al-Sanai fi tartib al-sharai by Kasani, Al-hidayah by Al-Marghinani, Tanvir al-Absar by al-Tumartashi. The article provides biographical information of each jurist. Each book has been appraised critically. The review of each book contains comments on methodology of the book and reflection of its contents. The article has been written in analytical mode.

Keywords: Hanafi Juristic, Kutub Zahir al-Riwayah, Al-Mabsoot.

کتب ظاہر الروایۃ:

(الجامع الکبیر، الجامع الصغیر ، السیر الکبیر، السیر الصغیر، الزیادات، المبسوط)

تعارفِ مصنّف:

آپ کی کنیت ابو عبد اللہ، نام محمد، والد کا نام حسن اور دادا کا نام فرقد ہے اور شیبانی نسبت ہے، آپ کا اصل مسکن جزیرۂ شام ہے، آپ کی ولادت ۱۳۲ھ /۷۴۸ء میں شہر "واسط" میں ہوئی۔ آپ کا خاندان مستقل طور پر کوفہ منتقل ہو گیا تھا جہاں آپ کی تعلیم و تربیت اور نشوونما ہوئی(۱)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تحصیل علم:

جب آپ کی عمر چودہ برس کی تھی، آپ امام اعظم ابو حنیفہؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اکتساب فیض کیا، چار برس تک امام صاحبؒ کی خدمت میں رہے۔ بعد ازاں امام ابو یوسفؒ سے تکمیل کی (۲) نیز آپ نے مسعر بن کدامؒ، اوزاعیؒ، سفیان ثوریؒ اور امام مالکؒ وغیرہ سے بھی علم حدیث میں استفادہ کیا(۳)۔ حتیٰ کہ بالآخر آپ باتفاق اہل علم فقہ کے بلند پایہ امام، تفسیر وحدیث کے حاذق وماہر اور لغت وادب کے نازش روز گار مسلّم شخصیت بن کر ابھرے۔

امام محمدؒ خود فرماتے ہیں کہ "مجھے آبائی ترکہ میں سے تیس ہزار درہم یا دینار ملے تھے، جن میں سے آدھے میں نے لغت وشعر کی تحصیل میں صرف کئے اور آدھے فقہ وحدیث کی تحصیل میں صرف کر دیے " (۴)

شیوخ واساتذہ:

امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ نے علمائے کوفہ کے علاوہ، مکہ مکرّمہ، مدینہ منورہ، بصرہ، شام، واسط، خراسان اور یمامہ وغیرہ کے سینکڑوں ائمہ ومشائخ سے علمی استفادہ کیا ہے، ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:۔

اہل کوفہ میں امام اعظم ابو حنیفہؒ، امام ابو یوسفؒ، امام زفرؒ، سفیان ثوریؒ، مسعر بن کدامؒ مالک بن مغولؒ حسن بن عمارہؒ وغیرہ۔ اہلِ مدینہ میں سے امام مالکؒ، ابراہیمؒ، صحاّک وغیرہ اہل مکہ میں سے سفیان بن عیینہؒ، طلحہ بن عمرو، زمعہ بن صالحؒ، اہل بصرہ میں سے ابو العوامؒ وغیرہ۔ اہلِ واسط میں سے عباد بن العوامؒ، شعبہ بن الحجاجؒ، ابو مالک عبد الملک نخعیؒ۔ اہل شام میں سے ابو عمرو عبد الرحمن اوزاعیؒ وغیرہ۔ اہل خراسان میں سے عبد اللہ بن مبارکؒ، اہل یمامہ میں سے ایوب بن عتبہ التمیمیؒ وغیرہ۔(۵)

درس وتدریس:

امام محمدؒ نے بیس برس کی عمر میں تدریسی خدمات انجام دینا شروع کر دی تھیں اور اپنے چشمۂ علم سے ہزاروں تشنگانِ علم کو سیراب کیا۔ جب آپ کوفہ میں مؤطا کا درس دیتے تھے تو اس کثرت سے لوگوں کی آمد ہوتی کہ راستے مسدود ہو جایا کرتے تھے۔ اس کے پیش نظر سعدون مالکیؒ نے کہا تھا۔

ومما بہ اہل الحجاز تفاخروا　　ان الموطا ء فی العراق محب(٦)

"اہل حجاز کو جن امور پر فخر حاصل ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ موطا عراق میں محبوب ہے"

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تفقہ واستنباط:

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے آپ کے ہاں رات کو قیام کیا اور صبح تک نماز پڑھتا رہا، لیکن امام محمدؒ، رات بھر لیٹے رہے اور صبح ہونے پر بغیر تجدیدِ وضو کے نمازِ فجر ادا کرلی۔ مجھے یہ بات کھٹکی تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا! آپ نے فرمایا کہ آپ یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں سوگیا تھا، ایسا نہیں تھا، بلکہ میں نے کتاب اللہ سے تقریباً ایک ہزار مسائل کا استنباط کیا ہے۔ پس آپ نے تو اپنی ذات کے لئے عمل کیا اور میں نے پوری امّت کے لئے"۔

اصحاب و تلامذہ:

امام محمدؒ کے اصحاب و تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے، بہت سے اکابر کے نام علامہ زاہد الکوثریؒ نے بلوغ الامانی میں درج کئے ہیں۔ چند اخصّ تلامذہ کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ا-بو حفص کبیر احمد بن حفص العجلیؒ، ان سے امام بخاریؒ نے امام اعظمؒ اور ان کے اصحاب کا فقہ حاصل کیا ہے۔ ابو سلیمان موسیٰ بن سلیمان الجوزجانیؒ، ان سے صحاح ستّہ کا سلسلہ مشرق سے مغرب تک پہنچا۔ ابوعبید قاسم بن سلام الہرویؒ، معلّی بن منصورؒ، علی بن معبدؒ، جامع کبیر اور جامع صغیر کے رواۃ میں سے ہیں اور مؤلفین صحاحِ ستہ کے شیخ ہیں، موسیٰ بن نصیر الرازی، محمد بن سمّاعہؒ، محمد بن مقاتل الرازیؒ، شیخ ابن جریرؒ، یحییٰ بن معینؒ ا بع طفالی، جرح وتعدیل کے مشہور امام ہیں ابوزکریا یحیٰ بن صالح، ابوجعفر علی بن صالح الجرجانیؒ، شعیب بن سلیمان الکیسانیؒ، ابراہیم بن رستمؒ، ہشام بن عبید اللہؒ، عیسی بن ابانؒ، شدّاد بن حکیمؒ وغیرہ-(۷)

امام محمدؒ کے اخصّ الخواص تلامذہ میں اسد بن الفرات (۲۱۳ھ) بھی ہیں، جن کی امام محمدؒ نے خصوصی اوقات میں تعلیم وتربیت کی ہے، ساری ساری رات ان کو تنہا لے کر بیٹھتے پڑھاتے اور مالی امداد بھی کرتے تھے۔

اسد بن الفراتؒ نے امام محمدؒ سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مسائل اور ابن القاسمؒ سے امامِ مالکؒ کے مسائل حاصل کر کے ساٹھ کتابوں کا ایک مجموعہ مرتب کیا، جس کا نام "اسدیہ" رکھا۔ علمائے مصر نے اس کی نقل لینا چاہی اور قاضی مصر کے ذریعہ سفارش کی تو آپ نے اس کی اجازت دے دی، اور چمڑے کے تین سو ٹکڑوں پر اس کی نقل تیار ہوئی جو ابن القاسمؒ کے پاس رہی، المدوّنۃ نسخوں کی اصل بھی یہی "اسدیہ" ہے۔(۸) امام محمدؒ کے دوسرے خصوصی تلمیذِ رشید امام شافعیؒ ہیں، جن کو عام اوقات درس کے علاوہ بھی امامِ محمدؒ نے خاص طور پر تعلیم دی ہے اور کئی قسم کے احسانات سے نوازا ہے۔ آپ نے امام محمد سے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا ہے-(۹)۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وفات:

۱۸۹ھ میں خلیفہ ہارون الرشید سفر پر روانہ ہوا اور مقام "رے" پر پڑاؤ ڈالا، اس سفر میں اس کے ہمراہ دو عظیم امام بھی تھے، ایک ابو الحسن علی بن حمزہ الکسائی النحویؒ جو قراء سبعہ میں سے ایک ہیں اور دوسرے یہی امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ، خدا کی قدرت دونوں اسی مقام "رے" پر اللہ کو پیارے ہوئے، مروی ہے کہ یہ دونوں امام "رے" کے قریب ایک گاؤں "رنبویہ" میں فوت ہوئے۔ چنانچہ آپ کی تاریخ وفات ۱۸۹ھ / ۸۰۴ء ہے۔

ہارون الرشیدؒ نے اس موقع پر کہا تھا "دفنت الفقہ والعربیۃ بالری" یعنی میں نے "رے" میں فقہ اور عربیّہ کو دفن کر دیا" (۱۰)

تصانیف:

امام محمدؒ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اپنے کمرہ میں کتابوں کے ڈھیر کے درمیان بیٹھے رہتے، اور دن رات کتابیں لکھتے تھے۔ اس طرح آپ نے ایک ادارہ کے برابر تصنیفی خدمات بھی انجام دی ہیں۔ آپ کی تصانیف میں حسبِ ذیل کتب زیادہ مشہور ہیں جو فقہ حنفی کی اصل الاصول اور مرجع اوّل خیال کی جاتی ہیں۔ کیونکہ امام صاحب کے مسائل روایۃً ان کتابوں میں مذکور ہیں، کل مسائل جو آپ نے قرآن وسنّت کی روشنی میں مستنبط کئے ہیں ان کی تعداد دس لاکھ ستر ہزار ایک سو (۱۰۷۰۱۰۰) ہے۔

(۱) الجامع الکبیر (۲) الجامع الصغیر (۳) السیر الکبیر (۴) السیر الصغیر (۵) الزیادات (۶) المبسوط (ان کو کتب ظاہر الروایۃ کہتے ہیں ان میں سے ہر کتاب کا تفصیلی تعارف آگے آرہا ہے) (۷) کتاب الحج، امام محمدؒ، امام اعظم ابو حنیفہؒ کی وفات کے بعد مدینہ طیّبہ تشریف لے گئے اور تین برس امام مالکؒ کی خدمت میں رہے، ان سے موطأ پڑھی، اہلِ مدینہ کا طریق تفقہ، جداگانہ تھا، بہت سے مسائل میں وہ لوگ امام صاحبؒ سے اختلاف رکھتے تھے، امام محمدؒ نے مدینہ طیّبہ سے واپسی پر یہ کتاب تصنیف کی، اس میں پہلے فقہی ابواب باندھتے ہیں، پھر اہلِ مدینہ کا قول نقل کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کو احادیث وآثار اور قیاس کی روشنی میں راجح ثابت کرتے ہیں۔

(۸) موطا امام محمدؒ، حدیث کی معروف کتاب ہے جو امام مالکؒ کی دیگر مؤطّات سے علمی وفنی پہلو سے زیادہ بلند پایہ کی حامل ہے۔ اس میں احادیث مرفوعہ موقوفہ اور مسند ومرسل روایات کی مجموعی تعداد گیارہ سو پچاسی (۱۱۸۵) ہے۔ جس میں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایک ہزار پانچ (۱۰۰۵) امام مالکؒ سے اور ایک سو پچھ ر (۱۷۵) دوسرے طریق سے ہیں۔ جن میں تیرہ (۱۳) امام ابوحنیفہؒ سے ہیں اور چار (۴) امام ابویوسفؒ سے اور بقیہ دیگر حضرات سے مروی ہے۔ چونکہ امام محمدؒ نے اپنی موطا میں بہت سے آثار وروایات اور مسائل کو امام مالکؒ کے علاوہ دیگر حضرات سے بھی نقل کیا ہے اس لئے مجازاً اس کا انتساب، امام محمدؒ ہی کی طرف ہونے لگا ہے۔

(۹) کتاب الآثار، یہ دراصل امام ابوحنیفہؒ کی کتاب ہے جو فقہاء وائمہ میں سب سے قدیم ترین اور تابعی ہیں، انہوں نے چالیس ہزار احادیث وآثار سے اس کتاب کو مرتب کیا تھا، امام محمدؒ اسے امام ابوحنیفہؒ سے روایت کرتے ہیں، جس میں مرفوع، موقوف اور مرسل ہر طرح کی احادیث بھی ہیں۔

(۱۰) کتاب الاجتہاد والرأی

(۱۱) کتاب الاستحسان

(۱۲) کتاب الخصال

(۱۳) کتاب اصول الفقہ

تعارف کتاب: (۱) الجامع الکبیر:

یہ امام محمد بن الحسنؒ کی اہم ترین دقیق ترین اور عمیق ترتن تصانیف میں سے ایک ہے، بڑے بڑے مسائل فقہ کو جامع اور عیون روایات اور متونِ روایات کو حاوی ہے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ آپ کی یہ کتاب فقہ میں تالیف کردہ کتابوں میں بہترین کتاب ہے، بالخصوص اس کا کتاب الایمان فقہ کا بہترین باب ہے۔

امام محمدؒ سے الجامع الکبیر کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا آپ نے یہ کتاب امام ابویوسفؒ سے سنی ہے؟ فرمایا کہ واللہ! میں نے اس کتاب کو ان سے نہیں سنا، وہ تو اعلم الناس تھے۔ (۱۲)

منہج واسلوب:

امام محمدؒ نے اپنی کتاب "الجامع الکبیر" کو چند کتب میں تقسیم کیا اور پھر ہر کتاب چند ابواب میں منقسم ہے۔ آپ ہر باب کا عنوان ذکر کرتے ہیں، پھر موضوع سے متعلق مسئلہ لاتے ہیں اور اس کے بعد اس مسئلہ کی تفریعات پیش کرتے ہیں، بعض اوقات اختلافی مسائل کی طرف بھی اشارہ کر دیتے ہیں، لیکن الجامع الصغیر کی طرح دلائل سے بالکل خالی ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دونوں کتابوں میں البتہ فرق یہ ہے کہ الجامع الصغیر میں آپ نے وہ قلیل مسائل ذکر کئے ہیں جنہیں آپ امام ابویوسف سے نقل کرتے ہیں، اور الجامع الکبیر میں مسائل فقہیہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے، کچھ مسائل تو وہ ہیں جو امام محمدؒ نے ابویوسفؒ سے اخذ کئے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو آپ نے فقہائے عراق سے اکتساب کئے ہیں، لیکن یہاں پر بھی آپ مروی عنہ کا ذکر نہیں کرتے ہیں اس کتاب کی اہمیت اور جلالتِ شان کے باعث فقہائے احناف نے ہر طرح سے اس کی خدمت کی ہے، کسی نے اس کی شرح لکھی، کسی نے اس کی تلخیص کی اور کچھ ایسے فقہاء بھی تھے جنہوں نے اس کتاب کو منظوم صورت میں پیش کیا۔

حاجی خلیفہ نے "کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون" میں "الجامع الکبیر" کی چالیس شروحات کا تذکرہ خیر کیا ہے۔(۱۳)

امام محمدؒ کی یہ کتاب "الجامع الکبیر" کے مطبعہ الاستقامۃ میں رضوان محمد رضوان کی زیرِ نگرانی ۱۳۵۶ھ کو طبع ہوئی ہے، نیز اسے لجنۃ احیاء المعارف النعمانیۃ حیدر آباد دکن (ہندوستان) نے بھی شائع کیا ہے۔ اور اس پر مولانا ابوالوفاء افغانیؒ کی تحقیق ہے۔

"الجامع الکبیر" کو امام محمدؒ کے ان شاگردوں نے روایت کیا ہے: (۱) ابوحفص الکبیرؒ (۲) ابوسلمان الجوزجانیؒ (۳) ہشام بن عبیداللہ رازیؒ (۴) محمد بن سماعہ (۵) علی بن معبد (۶) ابن شداد وغیرہ۔

(۲) الجامع الصغیر:

امام محمدؒ کی دوسری کتاب ''الجامع الصغیر'' ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ کتاب آپ نے اپنے شیخ امام ابویوسفؒ کے ایماء پر لکھی تھی، جب آپ ''المبسوط'' کی تالیف سے فارغ ہوئے تو امام ابویوسفؒ نے آپ سے کہا کہ وہ ایک ایسی کتاب لکھیں جس میں امام ابوحنیفہؒ کی ان روایات کو جمع کریں جو آپ نے امام ابویوسفؒ سے یاد کی ہیں۔ ایک روایت کے مطابق امام ابویوسفؒ نے اس کی فرمائش نہیں کی تھی بلکہ انہیں توقع تھی کہ آپ ان سے ایک کتاب روایت کریں گے۔

"الجامع الصغیر" مکمل طور پر فروعی مسائل پر مشتمل ہے، جن کی تعداد ایک ہزار پانچ سو بتیس ہے۔ یہ کتاب بھی دلائل سے مکمل طور پر خالی ہے۔ بعض فقہائے کرام نے اس کتاب کے مسائل کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۱) ایسے مسائل جو صرف الجامع الصغیر میں موجود ہیں، اس سے قبل کہیں بھی بیان نہیں ہوئے، البتہ ایسے مسائل کی تعداد بہت کم ہے۔

(۲) ایسے مسائل جو "المبسوط" میں بیان ہوئے ہیں، مگر امام ابو حنیفہؒ کی طرف ان کی نسبت کے وثوق کی خاطر انہیں دوبارہ الجامع الصغیر میں بیان کیا گیا ہے۔

(۳) ایسے مسائل جو "المبسوط" میں بیان ہو چکے ہیں مگر امام محمدؒ نے "الجامع الصغیر" میں انہیں باندازِ دیگر بیان کیا ہے۔

امام محمدؒ نے اس کی ترتیب و تبویب کا اہتمام نہیں کیا تھا، چنانچہ قاضی ابو طاہر الدباسؒ نے اس کی ترتیب و تبویب کا اہتمام کیا ہے تاکہ اسے یاد کرنا اور پڑھنا آسان ہو جائے۔

اس کتاب کی علمی قدر و منزلت کی ایک دلیل یہ ہے کہ امام ابویوسفؒ اسے کثرت سے دیکھا کرتے تھے اور سفر و حضر میں اسے اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ مشائخ احناف کسی پر اس وقت تک منصبِ قضاء کی ذمہ داری نہیں ڈالتے تھے جب تک کہ وہ اس کتاب کا حافظ نہ بن جاتا۔ اور اس کی منزلت واہمیت کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ علماء نے اس پر خصوصی توجہ دی، بعض نے اسے مرتب و مبوّب کیا اور متعدد علماء نے اس کی شروحات لکھیں۔

حاجی خلیفہؒ نے "کشف الظنون" اس کتاب کے بیس سے زائد شارحین کا تذکر کیا ہے۔ (۱۴) علامہ عبدالحی لکھنویؒ نے "النافع الکبیر" میں ایک پوری فصل "الجامع الصغیر کے شارحین، مرتبین اور ناظمین کے لیے مختص کی ہے، اس فصل میں تیس کے قریب علماء کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے اس کتاب کی شروحات لکھیں یا اس کی ترتیب و تبویب کا کام انجام دیا۔

امام محمدؒ کے شاگردوں میں سے عیسیٰ بن ابانؒ اور محمد بن سمّاعہؒ نے آپ سے "الجامع الصغیر" روایت کی ہے، یہ کتاب مصر، ہندوستان اور ترکی میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر طبع ہو چکی ہے۔

منہج و اسلوب:

امام محمدؒ باب کا عنوان ذکر کر کے وہ مسئلہ لاتے ہیں جسے آپ محمد عن یعقوب عن اَبی حنیفہؒ روایت کرتے ہیں، پھر مسئلہ کو ذکر کرتے ہیں اور اس میں امام ابو حنیفہؒ کا قول اور صاحبینؒ کا قول ذکر کرتے ہیں اور پھر اس مسئلہ پر تفریعات بیان کرتے ہیں۔ پھر دوسرا مسئلہ ذکر کرتے ہیں پھر اسی نہج پر اقوال و تفریعات لاتے ہیں، لیکن دلائل کا ذکر نہیں کرتے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"الجامع الصغیر" کی بہت شروحات لکھی گئی ہیں، جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

(۳) السیر الکبیر (۴) السیر الصغیر:

امام محمدؒ نے ان دونوں کتابوں میں صلح وجنگ کی حالت میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تعلقات کے احکام بیان کیے ہیں۔ نیز قیدیوں، سفیروں کے تحفّظ، مصالحت، معاہدوں اور جنگی مجرموں کے احکام اور مال غنیمت کے مسائل جیسے پیچیدہ مسائل کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اما ء مدؒ نے پہلے "السیر الصغیر" تالیف کی جس میں صرف امام ابو حنیفہؒ سے روایت کردہ مسائل بیان کیے۔" السیر الکبیر" آپ کی آخری تالیفات میں سے ہے، یہ کتاب ان فقہی احکام پر مشتمل ہے جو حالتِ صلح وجنگ میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تعلقات کی نوعیت کے ساتھ خاص ہیں اور آثار واخبار کی صورت میں احکام کے دلائل بھی واضح کئے گئے ہیں۔ "السیر الصغیر" اور "السیر الکبیر" میں سے کسی کا بھی اصل نسخہ ہم تک نہیں پہنچا، البتہ ان کی متعدد شروحات ہم تک پہنچی ہیں، جن میں اہم ترین شرح اما سر حسیؒی ہے۔ "السیر الصغیر" کی شرح امام سرخیؒ کی "المبسوط" کی دسویں جلد میں شامل ہے۔ "السیر الکبیر" کی شرح حیدر آباد دکن سے ۱۳۳۶ھ میں چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی تین جلدیں ڈاکٹر صلاح الدین المنجد کی تحقیق کے ساتھ جامعہ عربیہ کے معہد المخطوطات نے شائع کی ہیں، جبکہ اس کے باقی اجزاء معہد المخطوطات میں محفوظ ہیں۔

جامعہ قاھرہ نے اس شرح کی پہلی جلد استاذ شیخ ابو زہرہ اور استاذ ڈاکٹر مصطفی زید کی تحقیق کے ساتھ شائع کی تھی، مگر اس کے بعد کتاب کی باقی جلدوں کی طباعت جاری نہ رکھی جا سکی۔(۱۵)

(۵) الزیادات:

امام محمدؒ کی اس کتاب میں کچھ اضافی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ بعض مؤرخین ان مسائل کو "المبسوط" کے اضافی مسائل اور جبکہ بعض حضرات ان کو "الجامع الکبیر" کے اضافی مسائل قرار دیتے ہیں۔ یہ دوسری رائے زیادہ راجح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں امام محمدؒ کا منہج واسلوب بالکل وہی ہے جو "الجامع الکبیر" کا ہے۔ چنانچہ امام محمدؒ مسائل کو دقیق عبارت میں ان کے دلائل ذکر کئے بغیر بیان کرتے ہیں۔ نیز "الزیادات" کا بیان کردہ سبب تالیف بھی اس کی تائید کرتا ہے، اگرچہ بعض علماء "الزیادات" کو النوادر میں شمار کرتے ہیں لیکن علماء کی اکثریت اسے کتب ظاہر الروایۃ میں ہی شمار کرتی ہے اور یہی صحیح ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کتاب ''الزیادات'' تاحال زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئی، اس کا ایک خطی نسخہ دار الکتب المصریۃ میں موجود ہے۔ جبکہ چار نسخے ترکی کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ اسی طرح ''الزیادات'' کا پہلا جزو مکتبہ وطنیہ تیونس میں موجود ہے۔اس کتاب کی بھی متعدد شروحات لکھی گئی ہیں۔ ان میں امام سرخسیؒ، احمد بن محمد نجاری عتابیؒ اور فخر الدین حسن بن منصور قاضی خانؒ کی شروحات قابلِ ذکر ہیں۔

امام محمدؒ کی ایک کتاب ''زیادۃ الزیادات'' کے نام سے موجود ہے، یہ ان بعض مسائل کا استدراک ہے جو ''الزیادات'' میں بیان نہ ہوسکے۔ یہ کتاب حیدر آباد دکن سے شائع ہوچکی ہے اور اس کے قلمی نسخے ترکی، قاہرہ، دمشق اور ڈبلن کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔(۱۶)

(۶) الاصل یا المبسوط:

یہ امام محمدؒ کی پہلی تصنیف ہے اور یہ کتاب بہت عظیم بھی ہے اور ضخیم بھی اور جلیل القدر بھی، مسائل مذہب حنفی میں اصل الاصول کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کتاب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ امام شافعیؒ نے اس کتاب کو حفظ کرلیا تھا اور اس کے طرز پر اپنی کتاب ''الامّ'' تالیف کی تھی۔(۱۷)

حاجی خلیفہؒ نے ''کشف الظنون'' میں یہ بات نقل کی ہے کہ امام شافعیؒ نے اس کتاب کے بہت پسند کیا اور اسے حفظ کرلیا اور اہل کتاب کے ایک حکیم نے جب اس کا مطالعہ کیا تو کہنے لگا کہ: یہ تمہارے محمد کی چھوٹی کتاب ہے تو پھر تمہارے محمد ﷺ کی بڑی کتاب کیسی ہوگی، یہ کہہ کر وہ مسلمان ہوگیا''۔(۱۸)

کتاب ہذا پانچ ضخیم جلدوں میں ہے۔ لجنۃ احیاء المعارف النعمانیہ حید آباد دکن (ہند) نے اس کو تحقیق کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر شفیق شحاتہ نے اس کے ایک جزلبیو(ع وا اسام) کی تحقیق کی ہے۔

منہج واسلوب:

امام محمدؒ اس کتاب میں امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے مذہب کے مطابق فروع فقہیہ بیان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنی رائے کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ اور اگر کسی فرعی مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں تو اس کی وضاحت بھی کردیتے ہیں، بصورت دیگر ایسا نہیں کرتے۔ جیسا کہ اس کی صراحت وہ خود ایک جگہ کرتے ہیں کقدٰ ب ۃ یینت لکم قول ابی حنیفواۃ ء بی یوسف وقولی، ومالم یکن فیہ اختلاف فھو قولنا جمیعا" (۱۹)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مطلب یہ ہے کہ جہاں اختلاف ہوتا ہے وہاں میں وضاحت کر دیتا ہوں اور جہاں اختلاف نہیں ہوتا وہ پھر ہم سب کا قول ہوتا ہے۔

امام محمدؒ عام طور پر دلائل ذکر نہیں کرتے ایسے مواقع پر جہاں مسائل پر دلالت کرنے والی احادیث موجود ہوتی ہیں اور فقہاء کے علم میں ہوتی ہیں۔ امام محمدؒ کی اس کتاب "الاصل" یا "المبسوط" کی متاخرین علماء نے شروحات بھی لکھی ہیں۔ جن میں شیخ الاسلام ابو بکر المعروف بخواہر زادہ" اور شمس الائمہ علامہ حلوانیؒ کی شروحات قابل ذکر ہیں۔ دنیا کے مختلف کتب خانوں میں اس کتاب کے جو نسخے پائے جاتے ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) استنبول کے کتب خانہ میں اس کتاب کی پوری چھ جلدیں موجود ہیں۔

(۲) استنبول کے مکتبہ فیض اللہ میں بھی اس کا ایک نسخہ موجود ہے، لیکن نا تمام، صرف چار جلدیں موجود ہیں۔

(۳) یہی نسخہ کتب خانہ جار اللہ میں بھی موجود ہے۔

(۴) ولی الدین کے کتب خانہ میں بھی اس کا نسخہ دستیاب ہے۔

(۵) قرۃ مصطفی پاشا کے کتب خانہ میں بھی اس کا ایک نسخہ دستیاب ہے۔

(۶) مراد ملاّ کے کتب خانہ میں بھی اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۷) ازہر یونیورسٹی (مصر) کے کتب خانہ میں بھی اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۸) دار الکتب المصریۃ میں اس کے کئی نسخے موجود ہیں جو "الأصل" کے نام سے درج ہیں۔ لیکن سب نا تمام اور نا مکمل ہیں۔

(۹) زمانہ حال میں امام محمدؒ کی یہ کتاب مستطاب ابو الوفاء الافغانیؒ کی تحقیق کے ساتھ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ (کراچی، پاکستان) سے پانچ جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

(۱۰) نیز امام محمدؒ کی، الأصل" یا "المبسوط" کو قطر کی وزارت اوقاف وشئونِ اسلامیہ نے بھی خصوصی طباعت کے ساتھ ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء میں دار ابن حزم بیروت، لبنان سے بارہ جلدوں مدیں طبع کروایا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:۔

جلدِ اوّل: کتاب الصلوٰۃ   کل صفحات: ۳۷۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جلد ثانی: الحیض، الصرف	کل صفحات:	۶۱۰
جلد ثالثِ: تابع الصرف، الاجارات	کل صفحات:	۵۹۲
جلد رابع: تابع الاجارات، الطلاق	کل صفحات:	۶۰۲
جلدِ خامس: تابع الطلاق، الفرائض	کل صفحات:	۶۱۵
جلد سادس: تابع الفرائض، الدّیات	کل صفحات:	۶۱۳
جلد سابع: تابع الدّیات، الدعوی والبیّنات	کل صفحات:	۶۰۸
جلدِ ثامن: تابع الدعوی والبیّنات، العبد المأذون لہٗ فی التجارۃ	کل صفحات:	۵۹۱
جلدِ تاسع: تابع العبد الماذون لہٗ فی التجارۃ، المزارعۃ	کل صفحات:	۵۹۰
جلدِ عاشر: تابع المزارعۃ، الصلح	کل صفحات:	۶۲۵
جلدِ حادی عشر: تابع الصلح، الشہادات	کل صفحات:	۵۶۳
جلدِ ثانی عشر: الرجوع عن الشہادات، الغصب	کل صفحات:	۴۲۴

(۷) المبسوط لِلسرخسیؒ

تعارفِ مصنّفؒ:

آپ کا نام محمد بن احمد بن ابی سہل اور لقب شمس الائمۃ ابوبکر سرخسیؒ ہے، آپ بلند پایہ فقیہ، اصولی اور حنفی بزرگ ہیں۔ "سرخس" خراسان کا ایک قدیم ترین شہر ہے، اس کی نسبت سے آپ کو سرخسی کہتے ہیں۔ آپ نے علم الفقہ اور علم الاصول کی تعلیم شمس الائمہ علامہ حلوانیؒ سے حاصل کی ہے اور ان علوم میں کامل دسترس حاصل کی، ابن کمال پاشا نے آپ کو مجتہدین فی المسائل میں سے شمار کیا ہے۔ آپ بہت بڑے عالم باعمل اور حکام وقت کو نصیحت کرنے والے بے باک اور جراءت مند عالم جلیل تھے۔ اسی نصیحت کے باعث خاقان نے آپ کو پابند سلاسل کر دیا تھا، لیکن یہ جیل اُنہیں تدریس سے مانع اور حارج نہیں بنی، آپ نے اپنی یہ کتاب "المبسوط" جو کہ فقہ حنفی کی ضخیم ترین کتاب ہے اور تیس جلدوں میں مطبوع ہے، اس حال میں املاء کروائی ہے کہ آپ ایک کنویں میں قید تھے (۲۱)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسی طرح آپ کی یادگار تصانیف میں سے امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ کی "السیر الکبیر" کی شرح بھی ہے، نیز آپ کی تصانیف میں شرح مختصر الطحاوی اور اصول فقہ میں بھی" اصول السرخسی" قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی چند اور مصنفات بھی ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں:۔ شرح الجامع الصغیر للامام محمدؒ، شرح الجامع الکبیر للامام محمد شرح الزیادات للامام محمد، شرح زیادات الزیادات للامام محمدؒ، شرح کتاب النفقات لاء ِ صّافؒ، شرح ادب القاضی لاء ِ صّافؒ، اشراط الساعۃ، الفوائد ا لفقہیّہ، کتاب الحیض۔آپ کی پیدائش ۴۰۰ھ / ۱۰۰۷ء اور وفات ۴۸۳ھ / ۱۰۹۰ء ہے۔

تعارفِ کتاب و منہج و اسلوب:

آپ کی یہ کتاب دراصل امام محمد بن الحسنؒ کی کتب ظاہر الروایۃ پر مشتمل ہے۔ امام سرخسیؒ نے حاکم شہید (۳۳۴ھ / ۹۴۵ء) کی کتاب "الکافی" کی شرح کی ہے۔ آپ کی یہ کتاب نقلِ مذاہب میں قابل اعتماد کتب حنفیہ میں سب سے بڑی کتاب ہے، جو قول اس کے خلاف ہوتا ہے وہ قابلِ عمل نہیں ہوتا، اس کے مطابق فتوی دیا جاتا ہے اور اس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ علامہ سرخسی یہ کتاب خالص اپنے ذہن سے تلامذہ کو املاء کروائی جب آپ خراسان کے شہر اوزجند کے ایک کنویں میں قید تھے، آپ خود کنویں کی اندر اور تلامذہ کنویں کے ارد گرد بیٹھ کر لکھتے تھے، جب آپ املاء کرواتے کرواتے باب الشروط تک پہنچے تو رہائی کا پروانہ آگیا اور آپ اس قیدِ بامشقت سے رہا ہو گئے۔(۲۲)

آپ نے تمام ابوابِ فقہ کو انتہائی سہل اور واضح انداز میں بالاستیعاب بیان کیا ہے اور ادلہ وبراہن بھی خوب بسط وشرح سے ذکر کیے ہیں۔ آپ کوئی مسئلہ مذہب حنفیہ کے مطابق لاتے ہیں اور اس کے دلائل ذکر کر کے بعض دیگر مذاہب کا بھی ذکر کرتے ہیں، جیسے مالکیہ وشافعیہ، اور بعض اوقات مذہب حنابلہ اور ظاہریہ بھی ذکر کرتے ہیں اور ان کے دلائل بھی بیان کر دیتے ہیں اور پھر خوب مناقشہ کرتے ہوئے ان کا رد بھی کرتے ہیں اور دلیل کی روشنی میں کسی قول کو ترجیح دیتے ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ غیر حنفیہ کی رائے کو بھی راجح قرار دے دیتے ہیں۔(۲۳)

امام سرخسیؒ کی "المبسوط" کو دار المعرفۃ، بیروت، لبنان نے تیس جلدوں میں ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء کو بڑی آب وتاب کے ساتھ شائع کیا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۸) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع:

تعارفِ مصنف:

آپ کا نام ابو بکر بن مسعود بن احمد علاء الدین الکاسانی یا الکاشانیؒ ہے۔ ملک العلماء کے لقب سے ملقب تھے، آپ نے تحفۃ الفقہاء کے مصنفؒ علاء الدین محمد بن احمد السمرقندی (۵۳۹ھ / ۱۱۴۵ء) اور ابو المعین میمون مکحولی وغیرہ سے اکتساب فیض کیا ہے۔ آپ کی پیدائش معلوم نہ ہو سکی۔

امام کاسانی نے بدائع الصنائع اور السلطان المبین فی اصول الدین بہت عمدہ دو کتابیں تصنیف فرمائیں۔ آپ سے آپ کے بیٹے محمود بن ابو بکر اور احمد بن محمود نے تفقہ حاصل کیا۔(۲۴)

کہتے ہیں کہ جب آپ نے محمد بن احمد السمرقندیؒ کی صحبت بافیض حاصل کی اور ان سے تحفۃ الفقہاء کو پڑھا اور اسکی شرح بدائع الصنائع کے نام سے تالیف کی تو محمد بن احمد السمرقندیؒ نے نہایت خوش ہو کر اپنی بیٹی فاطمہ سے (جو نہایت شکیلہ وعقلیہ اور کتاب تحفۃ الفقہاء کی حافظہ تھیں اور روم کے بادشاہ اس کے خواستگار تھے) ان کی شادی کر دی اور شرح مذکور کو بطور مہر مقرر کر دیا۔ اس سے پہلے محمد بن احمد السمرقندیؒ اور ان کی بیٹی فاطمہ کے دستخط سے فتاویٰ جاری ہوتے تھے، جب آپ کا نکاح فاطمہ سے ہو گیا تو تینوں کے دستخط ہونے لگے۔(۲۵)

ابن عدیم کہتے ہیں کہ میں نے ضیاء الدین حنفیؒ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ جب امام کاسانیؒ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں ۱۰ ماہ رجب ۵۸۷ھ کو ان کے پاس گیا۔ اس وقت وہ سورۃ ابراہیم پڑھ رہے تھے۔ جب آیتِ کریمہ "يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ" پر پہنچے تو روح پرواز کر گئی اور حلب کے قبرستان ظاہریہ میں مقام ابراہیم خلیل اللہ میں اپنی بیوی فاطمہ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ کاسانی نسبت ہے کاسان کی طرف جسے آج کل قازان کہا جاتا ہے جو جموریہ تاتارستان کا دار الحکومت ہے ازبکستان کی مشرقی جانب واقع ہے۔ جب آپ کی بیوی فوت ہوئی تھیں تو آپ کا معمول تھا کہ ہر جمعرات کو ان کی قبر کی زیارت کرتے۔ اب حلب میں ان دونوں کی قبریں زیارتِ گاہِ عامۃ الناس ہیں اور لوگوں میں خاوند و بیوی کی قبر کے نام سے مشہور ہیں(۲۶)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"کاسانی" شہر کاسان کی طرف منسوب ہے جو شاش کے نواح میں واقع ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ وہ ترکستان میں دریائے سیحون کے خلف میں واقع ہے، یہ شہر پہلے بہت آباد تھا اب ترکستانیوں کے متواتر حملوں سے ویران ہو گیا ہے۔

منہج واسلوب:

مؤلف نے اپنی تالیف کو چند کتب میں تقسیم کیا ہے اور پھر ہر کتاب کی چند فصلیں بنائی ہیں اور ہر فصل کے تحت باب کے متشابہ مسائل ذکر کرتے ہیں اور اس کا حکم بھی بیان کرتے ہیں، نیز اس مسئلہ میں کوئی اختلافی مذاہب ہوں تو ان کو بھی مع الأدلہ لاتے ہیں، دوسرے مذاہب کے ادلہ کا خوب مناقشہ کرتے ہیں اور ان پر اعتراضات پیش کرتے ہیں اور بعض اوقات آپ سبب اختلاف کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ آپ کی وفات ۱۰ رجب ۵۸۷ھ / ۱۹ اگست ۱۱۹۱ء ہے۔

تعارفِ کتاب:

کتاب ہذ"ا بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع "حقیقت میں علامہ سمرقندیؒ کی کتاب ''تحفۃ الفقہاء'' کی بہترین شرح ہے۔ البتہ امام کاسانیؒ نے اصل کتاب کو شرح کے ساتھ اس طرح مخلوط کر دیا ہے کہ دونوں کے درمیان امتیاز باقی نہیں رہتا۔ نیز آپ نے کتب، ابواب اور فصول میں تحفۃ الفقہاء کی ترتیب کا التزام نہیں کیا بلکہ اپنی اس کتاب کو جدید فقہی ترتیب سے مرتب کیا ہے۔ اور آپ کی کتاب ابواب فقہ پر مرتّب شدہ ہے، نیز آپ کی یہ کتاب منہجیت وضاحتِ کلام اور حسنِ ترتیب کے اعتبار سے امتیازی مقام رکھتی ہے، نیز آپ فقہ حنفی کا دوسری فقہ سے مقارنہ بھی کرتے ہیں، خاص طور پر اقوالِ تابعین اور مذہب شافعی سے مقارنہ کرتے ہیں۔

آپ مذہب حنفی کے مطابق بھی حکم شرعی ذکر کرتے ہیں اور مخالفین کے مذہب کو بھی مع الأدلہ بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوبارہ حنفیہ کے دلائل کو بیان کرتے ہوئے مخالفین کے ادّلہ کا مناقشہ کرتے ہیں۔ آپ کی یہ کتاب، فقہ حنفی کی معتمد ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ (۲۷)

امام کاسانیؒ کی اس کتاب "بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع"دارالکتب ا لعلمیہ ، بیروت (لبنان) نے ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء کو مکمل سات جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:-

جلدِ اوّل: الطہارۃ، الصلاۃ　　　کل صفحات:　　۳۲۸

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جلد ثانی: الزکاۃ، النکاح	کل صفحات:	۳۴۴
جلد ثالثِ: الایمان، اللعان	کل صفحات:	۲۵۱
جلد رابع: الرضاع، الأجارۃ	کل صفحات:	۲۲۶
جلدِ خامس: الأستصناع، البیوع	کل صفحات:	۳۱۲
جلد سادس: الکفالۃ، الرجوع عن الشہادۃ	کل صفحات:	۲۹۲
جلد سابع: آداب القاضی، القرض	کل صفحات:	۳۹۸

(۹) الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی:

تعارفِ مصنّف:

آپ کی کنیت ابو الحسن، نام علی، لقب برہان الدین ہے، سلسلۂ نسب یوں ہے: ابو الحسن علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل بن الخلیل ابی بکر الحبیب المرغینانیؒ، آپ کا سلسلۂ نسب سیدنا ابو بکر الصدیقؓ سے جاملتا ہے۔

آپ کی ولادت ۸ رجب المرجب ۵۳۰ھ / ۱۱۳۵ء دوشنبہ بعد از عصر ہوئی۔ ۵۴۴ھ کو آپ زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف ہوئے۔ عام طور پر آپ کا وطن "مرغینان" ہی بتایا جاتا ہے جو مراغہ کا ایک قصبہ ہے، لیکن صاحب "مفتاح السعادۃ" اور بعض دیگر حضرات نے صاحب ہدایہ کے گاؤں کا نام "رشدان" بتایا ہے، اسی نسبت سے آپ مرغینانی بھی اور رشدانی بھی کہلاتے ہیں(۲۸)

تحصیل علم:

صاحبِ ہدایہ نے اپنے وقت کے ان اساطینِ امت سے اکتسابِ فیض کیا ہے جو ہر علم و فن میں مرجع الخلائق تھے ان کے اسمائے گرامی کی فہرست جس کو مشیخہ کہا جاتا ہے، بہت طویل ہے، صاحب "الجواہر المضیئہ" کے بقول خود صاحب ہدایہ نے اس فہرست کو مرتب کیا ہے۔ چند ممتاز شیوخ واساتذہ کے اسماءِ گرامی مندرجہ ذیل ہیں:۔

شیوخ واساتذہ:

مفتی الثقلین نجم الدین ابوا حفص عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل بن لقمان النسفی (۵۳۷ء)، ابو اللیث احمد بن حفص عمر النسفیؒ (۵۴۷ھ)، ابو الفتح محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر المروزیؒ، ضیاء الدین محمد بن الحسین بن ناصر بن

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عبدالعزیزؒ، محمد بن الحسن بن مسعود بن الحسنؒ، شیخ الاسلام ضیاء الدین ابو محمد صاعد بن اسعد المرغینانیؒ، عثمان بن ابراہیم بن علیؒ، ابوالبرکات صفی الدین عبداللہ بن محمد الصاعدیؒ، ابو محمد حسام الدین عمر بن عبدالعزیز المعروف بہ صدر الشہید(۵۳۶ھ) ،تاج الدین احمد بن عبدالعزیز المشہور بہ صدر السعیدؒ شیخ الاسلام بہاؤالدین علی بن محمد الاسمرقندیؒ (۵۳۵ھ) ،منہاج الشریعۃ محمد بن محمد بن الحسین،وغیرہ۔(۲۹)

مقام ومنزلت: مذکورہ بالا ہستیوں کے فیضان صحبت نے آپ کو کشور علم وفضل کا تاج دار بنادیا جس کی منظر کشی الجواہر المضیہ میں یوں کی گئی ہے"کان" امامًا فقیہًا ، حافظا ، محدثا ، مفسرا ، جامعا للعلوم ، ضابطا للفنون، متقنا ، محققا، نظارا ، زاہدا ورعا، بارعا، فاضلا، ماہرا اصولیا ، ادیبا ، شاعرا ، لم تر العیون مثلہ فی العلم والادب"۔

"صاحب ہدایہ امام،فقیہ،حافظ،محدث،مفسر،جامع علوم،ضابط فنون،پختہ عالم،محقق،وسیع النظر،عابد وزاہد، پرہیز گار،فائق وممتاز،ماہر،اصولی،ادیب اور شاعر تھے،علم وادب میں آپ جیسا آنکھوں نے نہیں دیکھا"۔

آپ کے ہم عصر علماء نے بھی آپ کے فضل وتقدم کا اقرار کیا ہے جن میں امام فخر الدین قاضی خانؒ، صاحب محیط وذخیرہ محمود بن احمد بن عبدالعزیزؒ، شیخ زین الدین ابو نصر احمد بن محمد بن عمر العتابیؒ اور صاحب فتاویٰ ظہیریہ محمد بن احمد البخاری وغیرہ شامل ہیں۔

صاحب ہدایہؒ کے اصحاب وتلامذہ اور حلقۂ درس وافادہ بھی بہت وسیع تھا، شیخ الاسلام جلال الدین محمدؒ، نظام الدین عمر، شیخ الاسلام عماد الدین بن ابی بکرؒ شمس الائمۃ محمد بن عبدالستار بن محمد کروریؒ، جلال الدین محمود بن الحسینؒ، شیخ الاسلام الاشتر دشی، برہان الاسلام زرنوجیؒ اور قاضی القضاۃ محمد بن علی بن عثمان سمرقندیؒ جیسے آفتاب وماہتاب آپ ہی کے دامنِ تربیت سے فیض یاب ہوئے ہیں۔

وفات:

صاحبِ ہدایہ امام علی بن ابی بکر المرغینانیؒ نے ۱۴۔ذی الحجہ ۵۹۳ھ /۱۱۹۷ء یا ۵۹۶ء/ ۱۲۰۰ء کو عالمِ آب وگِل سے رشتۂ حیات منقطع کیا اور سرزمینِ سمرقند میں یہ آفتابِ علم وعرفان روپوش ہوگیا، رحمہ اللہ تعالی رحمۃ واسعۃ(۳۰)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اولاد:

صاحبِ ہدایہ کے تین بیٹے تھے، عماد الدینؒ، نظام الدین عمرؒ، ابو الفتح جلال الدین محمدؒ، تینوں بیٹے صاحبِ فضل و کمال اور اپنے والدِ ماجد کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ تھے۔ عماد الدینؒ نے کتاب ،ادب القاضی، اور نظام الدین عمرؒ نے ''جواہر الفقہ'' اور '' الفوائد'' کتابیں یاد گار چھوڑیں اور ابو الفتح جلال الدین محمدؒ نے علم فقہ وادب میں کمال حاصل کیا۔

تصانیف:

صاحبِ ہدایہ نے بہت سی گراں قدر اور نافع تصانیف یاد گار کے طور پر چھوڑیں، جن میں الھدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، ا ی لہ ۔ ﺤﯿﺲ والمزید، مناسک الحج، مختارات النوازل، نشر المذہب، مختار الفتاویٰ، کفایۃ المنتھی وغیرہ۔ ان تصانیف میں بالخصوص "الھدایۃ" آپ کا وہ مایہ ناز علمی شاہکار ہے جس کی نظیر آج تک دنیائے علم وفن کا کوئی فرزند پیش نہیں کر سکا۔(۳۱)

تعارفِ کتاب:

صاحب ہدایہ نے ذی القعدہ ۵۷۳ء کو بروز چہار شنبہ بعد نمازِ ظہر ''ہدایہ'' کی تصنیف شروع کی اور پوری عرق ریزی کے ساتھ مسلسل تیرہ برس تک اس طرح مصروف رہے کہ ہمیشہ روزہ رکھتے اور اس بات کی بھی کوشش کرتے کہ کسی کو ان کے روزے کی خبر نہ ہو۔ چنانچہ خادم کھانا رکھ کر چلا جاتا اور آپ کسی طالب علم کو بلا کر کھلا دیتے، خادم واپس آتا اور برتن خالی دیکھ کر یہی خیال کرتا کہ آپ کھانے سے فارغ ہو چکے ہیں۔(۳۲)

سببِ تالیف:

جب آپ نے '' بدایۃ المبتدی'' لکھی پھر اس کی شرح "کفایۃ المنتھی" کے نام سے اسی (۸۰) ضخیم جلدوں میں تصنیف کی تو آپ کو محسوس ہوا کہ شاید یہ شرح زیادہ طویل ہو گئی ہے، اندیشہ ہے کہ کہیں اس طوالت کے باعث لوگ اس کو ترک نہ کر دیں، اس لئے آپ نے "بدایۃ المبتدی" کی پھر ایسی لطیف اور نافع شرح لکھنا شروع کی جو حسنِ ترتیب اور ضبط واتقان میں باکمال اور بلند پایہ حیثیت رکھتی ہے اور آپ نے اس شرح کا نام ''الھدایۃ'' رکھا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

منہج واسلوب:

صاحبِ ہدایہ مسئلہ کا آغاز لفظ "قال" سے کرتے ہیں، پھر قوسین کے درمیان اصل عبارت لاتے ہیں جو "بدایۃ المبتدی" سے ماخوذ ہوتی ہے۔ اور پھر آپ اس کا حکم اور حنفیہ کی دلیل ذکر کرتے ہیں اور اس مسئلہ میں صاحبینؒ کا قول بیان کرتے ہیں۔ کبھی امام شافعیؒ کا اختلاف بھی مع الدلیل ذکر کرتے ہیں، نیز امام مالکؒ کا اختلاف اور ان کی دلیل بھی لاتے ہیں۔

صاحبِ ہدایہ علی بن ابی بکر المرغینانیؒ کی "قال" سے مراد صاحب مختصر القدوری ہوتے ہیں۔(۳۳)

شروح وحواشی:

فقہاء حنفیہ نے اس کتاب "الہدایۃ" کی قدرو منزلت اور اہمیت شان کے باعث شروح وحواشی لکھے ہیں۔ کسی نے اس کی شرح لکھ کر، کسی نے اس کا اختصار کر کے، کسی نے اس پر تعلیق کے ذریعہ اور کسی نے اس کی احادیث کی تخریج وتحقیق کر کے اس کتاب کی خدمت انجام دی ہے۔ یہ بات بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ "ہدایہ" کی شروحات شمار سے زائد ہیں، حاجی خلیفہ نے کشف الظنون عن ا ء سامی الکتب والفنون" میں اس کی ساٹھ سے زیادہ شروحات وتعلیقات کا ذکر کیا ہے۔ ہم یہاں پر" الہدایہ" کی چند شروحات، تجارید اور تخاریج کا ذکر کرتے ہیں:۔

(۱) از النہایۃ شیخ حسام الدین حسین المعروف بہ ا صع . . ماقیؒ (۷۱۰ھ)۔ امام سیوطیؒ نے "طبقات النحاۃ" میں ذکر کیا ہے کہ یہ "ہدایہ" کی اولین شرح ہے۔

(۲) حاشیہ ہدایہ: از۔ شیخ جلال الدین عمر بن محمد بن عمر الخبازی (۶۹۱ھ)

(۳) خلاصۃ النہایۃ فی فوائد الہدایۃ: از۔ جمال الدین محمود بن احمد القونویؒ (۷۷۰ھ)، آپ نے مذکورہ شرح کا ایک جلد میں خلاصہ تحریر کیا ہے۔

(۴) الفوائد: از۔ حمید الدین علی بن محمد الضریر البخاریؒ (۶۶۷ھ) یہ دو جلدوں میں ہے۔ بعض حضرات کے خیال میں یہ "ہدایہ" کی پہلی شرح ہے۔

(۵) معراج الدرایۃ الی شرح الہدایۃ: از۔ شیخ قوام الدین محمد بن محمد البخاریؒ (۷۴۹ھ)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۶) نہایۃ الکفایۃ فی درایۃ الہدایۃ: از۔ تاج الشریعۃ عمر بن صدر الشریعۃ الاوّل عبید اللہ۔

(۷) الغایۃ: از۔ شیخ ابو العباس احمد بن ابراہیم السروجیؒ (۷۱۰ھ)۔ یہ شرح ناتمام ہے، کتاب الایمان سے باب المرتد تک چھ ضخیم جلدوں میں ہے جس کا تکملہ قاضی سعد الدین محمد الدیریؒ نے لکھا ہے۔

(۸) حواشی ہدایہ: از۔ نجم الدین ابو الظاہر اسحاق بن علی الحنفیؒ (۷۱۱ھ) دو جلدوں میں ہے۔

(۹) شرح الہدایۃ: از۔ شہاب الدین احمد بن حسن المشہور بہ ابن الزرکشیؒ (۷۳۸ھ)۔

(۱۰) غایۃ البیان ونادرۃ الاقران: از۔ شیخ قوام الدین امیر کاتب الاتقانی الحنفیؒ (۷۵۸ھ)

(۱۱) الکفایۃ شرح الہدایۃ: از۔ جلال الدین بن شمس الدین الخوارزمیؒ

(۱۲) الکفایۃ شرح الہدایۃ: از۔ علاء الدین علی بن عثمان الماردینی المعروف بہ ابن الترکمانیؒ (۷۵۰ھ)

(۱۳) فتح القدیر للعاجز الفقیر: از۔ شیخ کمال الدین محمد بن عبد الواحد السیواسی المعروف بہ ابن الہمام الحنفیؒ (۸۶۱ھ)، یہ "ہدایہ" کی مفصل مبسوط، معتمد اور بے مثال شرح ہے۔

(۱۴) التوشیح: از۔ سراج الدین عمر بن اسحاق الہندیؒ (۷۷۳ھ)

(۱۵) شرح الہدایۃ: از۔ یہ بھی سراج الدینؒ کی شرح ہے، چھ جلدوں میں ہے۔

(۱۶) العانیۃ: از۔ شیخ اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی الحنفیؒ (۷۸۶ھ)

(۱۷) شرح الہدایۃ: از۔ شیخ علاء الدین علی بن محمد بن حسن الخلاطیؒ (۷۰۸ھ)

(۱۸) النہایۃ شرح الہدایۃ: از۔ قاضی بدر الدین محمود بن احمد العینیؒ (۸۵۵ھ)

(۱۹) نہایۃ النہایۃ: از۔ شیخ محب الدین محمد بن محمد بن محمد بن محمد بن محمود المعروف ابن الشحنۃ الحلبیؒ (۸۹۰ھ) یہ شرح فصل الغسل تک پانچ جلدوں میں ہے۔

(۲۰) شرح الہدایۃ: از۔ شیخ ابو المکارم احمد بن حسن التبریزی الجاربردیؒ الشافعیؒ (۷۴۶ھ)

(۲۱) شرح الہدایۃ: از۔ شمس الدین محمد بن عثمان بن الحریریؒ (۷۲۸ھ)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۲۲)　شرح الہدایة: از۔ شیخ احمد بن مصطفی المعروف بہ طاش کبریٰ زادہؒ(۹۶۸ھ)

(۲۳)　شرح الہدایة: از۔ شیخ علی بن محمد المعروف بہ مصنفکؒ (۸۷۵ھ) ،کتاب البیع تک ہے۔

(۲۴)　شرح الہدایة: از۔ شیخ عبدالحلیم بن محمد المعروف بہ اخی زادہؒ(۱۰۱۳ھ)

(۲۵)　ارشاد الدراية في شرح الهداية: از۔ شیخ مصلح الدین مصطفی بن زکریا القرمانیؒ(۸۰۹ھ)

(۲۶)　زبدة الدراية شرح الهداية: از۔ قاضی عبدالرحیم بن علی آلامدیؒ

(۲۷)　شرح الہدایة: از۔ شیخ ابن عبدالحق ابراہیم بن علی الدمشقیؒ(۷۴۴ھ)

(۲۸)　شرح الہدایة: از۔ تاج الدین ابو محمد احمد بن عبدالقادر الحنفیؒ(۷۴۹ھ)

(۲۹)　شرح الہدایة: از۔ سیّد شریف علی بن محمد الجرجانیؒ(۸۱۶ھ)

(۳۰)　سلالة الهداية: از۔ شیخ ابراہیم بن احمد الموصلیؒ، مذکورہ شرح کا اختصار ہے۔

(۳۱)　الدراية شرح الهداية از۔ شیخ ابوعبداللہ محمد بن مبارک شاہ ا املقب بہ معین الہرویؒ

(۳۲)　شرح الہدایة شیخ ابو بکر تقی الدین بن محمد ا احصہ ۔ یؒ(۸۲۹ھ)

(۳۳)　شرح الہدایة: از۔ شیخ نجم الدین ابراہیم بن علی الطرسوسی الحنفیؒ(۷۵۸ھ)

(۳۴)　شرح الہدایة: از۔ شیخ حمید الدین مخلص بہ ابن عبداللہ الہندی الدہلویؒ

(۳۵)　شرح الہدایة از جونپوریؒ تلمیذ مولانا عبداللہ ، ی مابیہ ۔ ی

تجریدات الہدایۃ:

(۱)　عدة لصحاب البداية والنهاية في تجريد مسائل الهداية شیخ اکمل الدین محمد بن احمد ا اسہ ی ہیربہ طاش کبری زادہ الحنفیؒ(۱۰۳۰ھ)

"ہدایہ" میں جو مسائل، دلائل کے ضمن میں مذکور ہیں ان سب کو دلائل سے مجرّد کر کے جمع و مرتب کیا ہے اور حسبِ ضرورت کہیں کہیں تشریح بھی کی ہے۔

(۲)　الرعاية في تجريد مسائل الهداية شیخ ابوا امیاح محمد بن عثمان المعروف بہ ابن الاقربؒ(۷۷۴ھ)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تخاریج احادیث الہدایۃ:

(۱) العنایۃ لمعرفۃ احادیث الہدایۃ: از۔ شیخ محی الدین عبدالقادر بن محمد القرشیؒ (۷۷۵ھ)

(۲) نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ: از۔ شیخ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعیؒ (۷۶۲ھ)

(۳) الدرایۃ فی منتخب تخریج احادیث الہدایۃ: از۔ شیخ احمد بن علی بن حجر العسقلانیؒ (۸۵۲ھ) یہ زیلعیؒ کی نصب الرآیۃ کا اختصار ہے۔

(۴) منیۃ الالمعی فی مافات من تخریج احادیث الہدایۃ للزیلعی: از: زین الدین قاسم بن قطلو بغا الحنفیؒ، جن احادیث کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے "لم اجدہ" کہا تھا کہ مجھے یہ احادیث نہیں ملیں علامہ زین الدینؒ نے ان کی بھی تخریج اس میں کر دی ہے۔(۳۴)

حاصل کلام یہ ہے کہ امام علی بن ابی بکر المرغینانیؒ کی یہ کتاب مستطاب "الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی" فقہ کی ایسی جامع کتاب ہے کہ گو اس کی مختصر جلدوں میں علم الفقہ جیسے بحرِ ذخّار کا سمانا مشکل ہے، لیکن ذہن کی جس قدر ورزش اس کی عجیب وغریب سہل و ممتنع عبارات سے ہوتی ہے، کسی اور کتاب سے نہیں ہو سکتی، درست سمت سوچنے اور دوسرے کے کلام کے صحیح مطلب کے سمجھنے کا جتنا عمدہ سلیقہ یہ کتاب پیدا کر سکتی ہے، عام کتابوں میں اس کی نظیر پیش کرنا مشکل ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

إن الهدایۃ كالقرآن قد نسخت
ما صنفوا قبلها فی الشرع من كتب
فاحفظ قراءتها والزم تلاوتها
یسلم مقالک من زیغ ومن كذب

(۱۰)　تنویر الابصار وجامع البحار:

تعارفِ مصنّف:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آپ کا نام و نسب یہ ہے: محمد بن عبداللہ بن احمد خطیب بن محمد خطیب بن ابراہیم خطیب بن خلیل ایلہ مُرتاشی الغزیؒ۔ "مُر تاش" کو میم کے ضمہ اور راء کے سکون کے ساتھ ضبط کیا گیا ہے، خوارزم کے بلاد میں سے ایک قصبہ کا نام ہے۔

آپ اپنے زمانہ کے امامِ کبیر، فقیہ، قوی الحافظہ، کثیر الاطلاع اور یکتائے روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ ابتداء میں علوم کی تحصیل اپنے علاقہ، "غزہ" کے شمس محمد مشرقی مفتی شافیہ اور دیگر اکابر سے کی، پھر قاہرہ چلے گئے اور وہاں صاحب "البحرالرائق شارح کنزالد قائق ابوحنفیہ ثانی شیخ زین الدین ابن نجیم المصریؒ، امیر الدین بن عبد العالی اور علی بن حنائیؒ سے فقہ کا علم حاصل کیا۔ چنانچہ آپ نے علوم وفنون میں کامل دسترس حاصل کی اور امامِ کبیر اور مرجعِ ارباب فتاویٰ بنے۔

آپ نے بہت عجیب وغریب اور متقن کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے ایک "تنویر الابصار وجامع البحار' فقہ میں ہے، جس میں آپ نے نہایت تحقیق وتدقیق سے کام لیا اور اپنی متانت کے سبب شہرہ ٔ آفاق ہوئی۔ اسی طرح آپ کی تصانیف میں "معین المفتی" "تحفۃ الأقران" نیز اسکی شرح "مواہب الرحمن" "فتاویٰ مشہورہ" ابن الہمامؒ کی کتاب "زاد الفقیہ" کی شرح نیز "شرح کنز"، "شرح وقایہ"، "شرح وہبانیہ" "شرح یقول العبد" "شرح المنار" "شرح مختصر المنار" "رسالہ عصمت الانبیا، رسالہ کنائس، رسالہ مزارعت، رسالہ حرمت قراءت خلف الامام، رسالہ تصوف، رسالہ صرف، شرح قطروغیرہ شامل ہیں، آپ کی وفات ۱۰۰۴ھ / ۱۶۷۷ء کو ہوئی۔ (۳۵)

تعارفِ کتاب:

آپ نے اپنی کتاب "تنویر الابصار" کی خود شرح لکھی اور اس کا نام "منح الغفار" رکھا، علماء کی ایک جماعت نے اس کی شروحات لکھی ہیں، جیسے مفتی شام علامہ علاء الدین محمد بن علی ا احصہ ی المعروف بہ حصکفیؒ (۱۰۸۸ھ / ۱۶۷۷ء) نے "الدرالمختار فی شرح تنویر الابصار" کے نام سے اور ملا حسین بن اسکندرؒ رومی نزیل دمشق، اور شیخ عبد الرزاق مدرس "مدسہ ناصریہ" نے بھی اس کتاب کی شروح رقم کی ہیں۔

نیز شیخ الاسلام محمد انکوری نے بھی اس پر چند مفید کتب لکھیں اور مصنفؒ کی شرح پر شیخ الاسلام خیر الدین الرملیؒ نے بھی چند حواشی تحریر کئے ہیں۔ (۳۶)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

منہج واسلوب:

صاحب "کشف الظنون" لکھتے ہیں "جمع فیہ مسائل المتون المعتمعتوما ء لمن ابتلی بالقضاء والفتوی، وفرغ من تالفیہ فی محرم الحرام ۹۹۵ھ، ثم شرحہ فی مجلدین ضخمین، وسماہ منح الغفار"(۳۷)

"آپ نے اپنی اس کتاب میں ان لوگوں کے لیے متونِ معتبرہ کے مسائل جمع کر دیے ہیں جو قضاء وفتوی میں مبتلا ہوتے ہیں، آپ اپنی اس تالیف سے محرم الحرام ۹۹۵ھ کو فارغ ہوئے، پھر آپ نے خود اس کی شرح بھی منح الغفار نام سے دو جلدوں میں کی ہے" نیز ابن عابدین لکھتے ہیں "ھو فی الفقہ جلیل المقدار، جم الفائدۃ، دقق فی المسائل کل التدقیق، ورزق فیہ السعد، فاشتہر فی الا فاق،وھو من انفع کتبہ"(۳۸)

"یہ کتاب فقہ میں عظیم قدر ومنزلت کی حامل ہے، کثیر الفوائد ہے، مصنفؒ نے مسائل کی خوب چھان پھٹک کی ہے اور اس میں اُنہیں سعادت نصیب ہوئی ہے، اس وجہ سے یہ کتاب شہرۂ آفاق ہوئی، یہ کتاب، آپ کی مفید ترین کتابوں میں سے ہے"۔

حوالہ جات وحواشی

(۱) الکوثری، محمد زاہد بن الحسن، بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی، مصر، المکتبۃ الازہریۃ للتراث، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، ص ۴

Al-Kauthari, Muhammad Zahid bin Al-hasan, Bulogh al-Amani fi seerah al-Imam Muhammad bin al-Hasan al-shaibani, Al-Maktabah al-Azhariyyah lil turath , Misr, 1418AH/1998, p4

(۲) ابن عبد البر، یوسف بن عبد اللہ، ابو عمر، النمری، القرطبی (م ۴۶۳ھ) الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الائمۃ الفقہاء، بیروت، دار الکتب العلمیہ، ص ۱۷۴، ابن خلکان، احمد بن محمد، شمس الدین، ابو العباس، البرمکی، الاربلی (م ۶۸۱ھ) ،وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان، بیروت، دار صادر، ج ۴، ص ۱۸۴۔

Ibn Abd al-Barr, Yousuf bin Abd Allah, Abu Umar, Al-Namari, al-Qurtabi, al-Intiqa fi Fazail al-thalathah al-aimmah al-Fuqaha, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Bairut, p174; Ibn Khallikan, Ahmad bn Muhammad, Shams al-din,

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

Abu al-Abbas, al-Barmaki, Wafayat al-Ayan wa anba abna al-Zaman, Dar Sadir, Bairut, 4/184

(۳) الندوی، علی احمد، الدکتور، الامام محمد بن الحسن الشیبانی، نابعہ الفقہ الاسلامی، دمشق، دارالقلم، طبع اوّل ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء، ص ۲۷۔

Al-Nadwi, Ali Ahmad, Al-Imam Muhammad bin al-Hasan al-shaibani-Nabaghah al-Fiqh al-Islami, Dar Al-Qalam, Dimashq, Ed.1, 1414AH/1994, p 27

(۴) فقیر محمد جہلمی، مولوی، حدائق الحنفیہ، کراچی، مکتبہ ربیعہ، ص ۱۵۴۔

Faqir Muhammad Jehlami, Hadaiq al-Hanafiyyah, Maktabah Rabee'ah,Karachi, 154

(۵) بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی، ص ۸،۷۔

Buloogh al-Amani fi seerah al-Imam Muhammad bin al-Hasan al-shaibani, p 7,8

(٦) ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ، ا لہ مری، القرطبی (م ۴٦۳ھ) التمہید لما فی الموطأ من المعانی والاسانید، وزارۃ عموم الاوقاف وا سہ و ن الاسلامیۃ، طبع ۱۳۸۷ھ ج ۱، ص ۸۳

Ibn Abd al-Barr, Yousuf bin Abd Allah, Abu Umar, Al-Namari, al-Qurtabi,Al-Tamheed lima fi al-Muwatta min al-maani wa al-Asaneed, Wizarah Umoom al-Awqaf wa al-Shuoon al-Islamiyyah, 1387AH, 1/83

(۷) بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی، ص ۱۰،۹۔

Buloogh al-Amani fi seerah al-Imam Muhammad bin al-Hasan al-shaibani, p 9,10

(۸) ایضاً ص ۱۸،۱۵۔　　Ibid, 15, 18

(۹) ایضاً ص ۲۰　　Ibid, 20

(۱۰) حسین بن علی بن محمد، ابوعبداللہ، الحنفی (م ۴۳٦ھ) اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، بیروت، عالم الکتب، طبع دوم، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء، ص ۱۲۸۔

Hussain bin Ali bin Muhammad, Abu Abduallah , al-Hanafi, Akhbar abi Hanifah wa Ashabihi, Aalim al-Kutub, Bairut, Ed.2nd 1405AH/1985, p 128

(۱۱) بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی، ص ٦۲۔ ص ٦۸

Buloogh al-Amani fi seerah al-Imam Muhammad bin al-Hasan al-shaibani, p 62, 68

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۱۲) کاتب چلپی، مصطفی بن عبداللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، بیروت، داراحیاء التراث العربی، ج ا، ص ۵٦۷،۵٦۸؛ابوزہرۃ،ابوحنیفۃ حیاتہ وعصرہ، آراؤہ وفقہہ، دارالفکر العربی، طبع دوم، ۱۳٦۹ھ /۱۹۴۷ء، ص ۲۳۸۔

Katib Chilpi, Mustafa bin Abdullah, Kash al-Zunoon, an Asami al-Kutub wa al-Funoon, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, Bairut, 1/567; Abu Zuhrah, Abu Hanifah: Hayatuhu wa Asruhu, Aarauhu wa Fiqhuhu, Dar al-Fikr Arabi, Ed.2nd, 1369AH/1947, p238

(۱۳) کشف الظنون، ص ۵٦۷۔ ص ۵۷۰۔　　Kash al-Zunoon, pp567, 570

(۱۴) ایضاً ۵٦۱۔　　Ibid, 561

(۱۵) ابوحنیفۃ، حیاتہ وعصرہ، ص ۲۴۰، ۲۴۱

Abu Hanifah: Hayatuhu wa Asruhu, pp240,241

(۱٦) ایضاً ۲۰۸، ۲۰۹۔　　Ibid, 208, 209

(۱۷) بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی ص ٦۲۔

Buloogh al-Amani fi seerah al-Imam Muhammad bin al-Hasan al-shaibani, p 62

(۱۸) کشف الظنون۔ ص ۱۵۸۱۔　　Kash al-Zunoon, pp 1581

(۱۹) الاصل لمحمد بن الحسن الشیبانی، ج ا، ص ۱، ۲

Muhammad bin Al-Hasan al-Shaibani, Al-Asl, 1/1,2

(۲۰) بلوغ الامانی فی سیرۃ الامام محمد بن الحسن الشیبانی، ص ٦۳۔

Buloogh al-Amani fi seerah al-Imam Muhammad bin al-Hasan al-shaibani, p 63

(۲۱) حدائق الحنفیہ ص ۲۳۱۔

Hadaiq al-Hanafiyyah,p 231

(۲۲) ابن عابدین، محمد امین بن عمر، الدمشقی، ردالمحتار علی الدر المختار، بیروت، دارالفکر، طبع دوم، ۱۴۱۲ھ /۱۹۹۲ء، ج ا، ص ٦۹۔

Ibn Abideen, Muhammad Ameen bin Umar , al-Dimashqi, Radd al-Muhtar ala al-Durr al-Mukhtar, Dar al-Fikr Bairut, Ed.2nd 1412Ah/1992,1/69

(۲۳) ابوحنیفۃ، حیاتہ وعصرہ لابی زہرۃ، ص ۲۴۵۔　　Abu Hanifah: Hayatuhu wa Asruhu, p 245

(۲۴) حدائق الحنفیہ ص ۲۵٦۔　　Hadaiq al-Hanafiyyah,p 256

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(۲۵) ایضاً Ibid

(۲۶) ایضاً،ص۳۵۷۔ Ibid, 357

(۲۷) طاش کبری زادہ،احمد بن مصطفی بن خلیل،ابوالخیر(م۹۶۸ھ)،مفتاح السعادۃ ومصباح السیادۃ فی موضوعات العلوم، بیروت،دارالکتب العلمیہ،ج۲،ص۲۷۴،۲۷۳۔

Tash Kubra Zadah, Ahmad bin Mustafa bin Kalil Abu al-Khair, Miftah al-S'adah wa Misbah al-Siyadah fi Mozoaat al-Uloom, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Bairut, 2/273, 274

(۲۸) ایضاً،ص۲۳۸۔ Ibid 238

(۲۹) حدائق الحنفیہ ص۲۵۹۔ Hadaiq al-Hanafiyyah,p 259

(۳۰) الزرکلی،خیر الدین بن محمود،الدمشقی(م۱۳۹۶ھ)،الاعلام،دارالعلم للملایین،۲۰۰۲ء،ج۴،ص۲۶۶۔

Al-Zirkali, Khair al-Din bin Mehmood, al-Dimashqi, Al-I'lam, Dar al-Ilm lil Malaiyyeen, 2002, 4/266

(۳۱) احدائق الحنفیہ ص۲۶۰ Hadaiq al-Hanafiyyah,p 260

(۳۲) ایضاً Ibid

(۳۳) کشف الظنون،ج۲،ص۲۰۳۱۔ص۲۰۴۰۔ Kash al-Zunoon, 2/2031, 2040

(۳۴) ایضاً Ibid

(۳۵) حدائق الحنفیہ ص۴۱۷،۴۱۸۔ Hadaiq al-Hanafiyyah,p 417, 418

(۳۶) ایضاًص۴۱۸۔ Ibid،418

(۳۷) کشف الظنون،ج۱،ص۵۰۱۔ Kash al-Zunoon,1/501

(۳۸) ردالمحتار علی الدر المختار لابن عابدین،ج۱،ص۱۹

Radd al-Muhtar ala al-Durr al-Mukhtar, 1/19

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.